93145- پردہ کی ممانعت ہو تو عورت کام اور ضروریات پوری کرنے کے لیے کیسے جائے

سوال

میرا سوال پردہ کے متعلق ہے، ہمارے ملک میں پردہ کرنے کی ممانعت ہے، اور عورت کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جاتا ہے، اس پر مستزاد یہ کہ عورت کے لیے ملازمت منع ہے، اور وہ کئی ایک جگھوں مثلا پولیس اسٹیشن .... میں پردہ اتارے بغیر داخل نہیں ہو سکتی، اور خاص کر جب ہماری ضروریات پوری کرتے وقت اور ملازمت میں بھی پردہ اتارنا پڑتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

عورت کا غیر محرم اور اجنبی مردوں کے سامنے باپردہ ہو کر آنا فرض ہے، یہ محکم فریضہ ہے جس پر کتاب و سنت اور اجماع دلالت کرتا ہے، لہذا کسی بھی شخص کے لیے اس کی مخالفت کرنی جائز نہیں، اور اس حکم پر عمل کرنے والی عورت کو بھی کوئی شخص منع کر سکتا ہے، جو شخص بھی ایسا کریگا وہ اللہ تعالی کے حکم کا مخالف ہے، اور اللہ کی شریعت کے خلاف جنگ کرنے میں مشغول ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور (دیکھو) کسی بھی مومن مرد اور عورت کو اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلہ کے بعد اپنے امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا تو وہ واضح اور صریح گمراہی میں پڑ گیا }.الاحزاب (36).

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

اور جو کوئی بھی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کریگا، اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت واضح ہو چکی، اور وہ مسلمانوں کے علاوہ کسی اور کے طریقہ پر چلے گا ہم اسے اسی طرف پھیر دینگے جس طرف وہ پھرا ہے، اور اسے جہنم میں ڈال دینگے، اور یہ بہت ہی بری جگہ ہے النساء (115).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اس طرح ہے :

.{سو اللہ کی قسم یہ مومن ہو ہی نہیں سکتے جب تک کہ وہ آپ کو اپنے مابین ہونے والے اختلاف میں فیصل نہ مان لیں، اور پھر آپ کے فیصلہ کے متعلق اپنے نفس میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں، اور اسے مکمل تسلیم نہ کر لیں }.النساء (65).

دوم :

کسی بھی عورت کے لیے اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے لیے اپنے بدن کا کوئی حصہ ظاہر کر کے گھر سے باہر نکلنا جائز ہے، لیکن اگر کوئی ایسی مجبوری ہو اور اضطراری حالت ہو جو حرام کو مباح کر دے مثلا اسے پولیس اسٹیشن طلب کیا جائے، اور اس کے لیے وہاں جائے بغیر کوئی چارہ نہ ہو، اگر نہ جائے تو اس کے نتیجہ میں اس کی جان یا مال میں کوئی معتبر خرابی پیدا ہو تو پھر ایسا ہو سکتا ہے.

لیکن عورت کا ملازمت کے گھر سے نکلنے میں عرض یہ ہے کہ اگر اس کا خرچ اور نان و نفقہ برداشت کرنے والا یعنی والد یا خاوند یا جس پر اس کا نان و نفقہ واجب ہوتا ہے موجود ہو یہ عورت ملازمت کے لیے باہر نکلنے پر مضطر نہیں، لھذا اگر ملازمت پر جانے کے لیے پردہ اتارنا پڑتا ہو تو اس کا ملازمت کرنا جائز نہیں.

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں ایک دوسرے کا تعاون کریں، اور مسلمان عورتوں کو اس طرح باہر نکلنے پر مجبور ہونے سے بچائیں جو معصیت و نافرمانی پر مشتمل ہو، اور یہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ ماں باپ اور رشتہ داران پر خرچ کریں، اور ان عورتوں کے لیے گھروں میں بھی کچھ ایسے مفید عمل پیدا کریں جو عورتیں گھروں میں ہی رہ کر سر انجام دیں، اور انہیں گھر سے باہر نکلنے سے مستغنی کر دیں جس کے نتیجہ میں انہیں اپنا پردہ اتارنا پڑے، اور پردہ کرنے سے انہیں باہر نکل کر اذیت کا سامنا کرنا پڑے.

اور یہ آدمی کے پردہ کو فرض سمجھنے پر موقوف ہے یعنی آدمی پردہ کی فرضیت کا قائل ہو تو پھر ایسا ہوسکتا ہے، وگرنہ اکثر لوگ تو اس کی پرواہ ہی نہیں کرتے کہ پردہ بھی کروانا ہے، اور نہ ہی پردہ کروانے کا اہتمام کرتے ہیں، اور کچھ تو ایسے بھی ہیں جو اپنی بیوی اور بیٹی کو ملازمت کروانے کی حرص رکھتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو ملازمت کرنے والی عورت کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کرتے، چاہے اس کی ملازمت پردہ نہ کرنے کی متقاضی ہو.

مردوں کی یہ کوتاہی اور جہالت اس مشکل کو حل کرنے میں مانع اسباب میں سب سے بڑا سبب ہے، اس لیے اس علم یعنی پردہ کی فرضیت کو نشر کرنے اور اس کی یاددہانی کی کوشش، اور اس کی تربیت دینی چاہیے، تاکہ ہر شخص اپنے اہل و عیال کی عفت و عصمت کو محفوظ بنا سکے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ کل روز قیامت اس نے اپنے اہل و عیال کے متعلق اللہ عزوجل کو جواب دینا ہے کہ آیا اس نے یہ امانت پوری طرح ادا کی تھی یا کہ اس میں کوتاہی کی؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اللہ تعالی جس بندے کو بھی کسی رعایا کا ذمہ دار اور حاکم بنائے تو وہ انہیں نصیحت و خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7150) صحیح مسلم حدیث نمبر (142).

بلکہ مسلمانوں پر متعین ہے کہ وہ اس برائی کو زائل کرنے کی کوشش کریں، اور اس سلسلہ میں جتنے بھی وسائل ہیں انہیں بروئے کار لائیں، چاہے وہ کمیٹیوں اور مجلس اور اداروں کی جانب سے ہوں یا کسی اور جانب سے تاکہ اس فتنہ اور خرابی کو اپنی عورتوں سے ختم کر سکیں، اور ہر مسلمان عورت پردہ کر سکے، اور اس فرض کی ادائیگی میں ناامیدی وغیرہ نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ بہت سے حقوق صبر اور کوشش سے حاصل ہوجاتے ہیں.

سوم:

جس پر سب راہ بند ہوجائیں، اور اس عورت کے لیے ملازمت کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو، اور اس کا نان و نفقہ اور خرچ برداشت کرنے والا بھی کوئی نہ ہو، اور اس کے لیے اسے پردہ اتارنے پر مجبور ہونا پڑے تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر تو وہ عورت اس علاقے اور ملک و شہر کو جہاں اس کے لیے اپنے دین کا ظاہر کرنا ممکن نہ ہو، اور اپنے پروردگار کے حکم پر عمل نہ کر سکتی ہو، چھوڑنا اور ہجرت کرنا ممکن ہو تو یہ اس پر واجب ہے.

ابن عربی رحمہ اللہ نے "احکام القرآن" میں ذکر کیا ہے کہ:

"دار الکفر سے دالاسلام کی جانب ہجرت کرنا فرض ہے.

اوراس جگہ سے بھی ہجرت کرنی فرض ہے جہاں بدعت عام ہوچکی اور پھیل چکی ہو، امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: کسی شخص کے لیے بھی ایسے علاقے میں رہنا حلال نہیں جہاں سلف پر سب وشتم کیا جاتا ہو"

"اوراس جگہ اورعلاقے سے بھی جہاں حرام غالب ہو، کیونکہ ہر مسلمان شخص پر حلال کی تلاش فرض ہے"

دیکھیں: احکام القرآن (612/1).

اور بعض اوقات ہر کوئی ہجرت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، اور نہ ہی یہ سب مسلمان عورتوں کے لیے حل ہوسکتا.

اس لیے جس عورت کو گھر سے نکلنے کی اشد ضرورت ہو، یا پھر اسے کچھ معاملات وغیرہ نپٹانے ہوں اوراس میں باہر نکلنے کے لیے صرف چہرہ ننگا کرنے کی ضرورت ہو، تو ہم امید کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن واجب ضروری یہی ہے کہ اس مسئلہ اور مشکل کو مکمل حل کرنے کے لیے پوری تندہی سے کوشش کرنی چاہیے، جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے، اوروہ اس طرح کہ بعض ذمہ داران کو پندونصائح کرکے، اوراس دین اور شخص حق کا مطالبہ کرکے اسے حل کیا جائے.

اور مبلغین اوراہل علم کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے سامنے پردہ کی فرضیت بیان کریں، کہ یہ مسلمان عورتوں پر اللہ سبحانہ وتعالی کی جانب سے محکم فرض ہے.

تعجب والی بات تو یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لڑائی اورجنگ اس پردہ کے خلاف ہے، جو عفت و عصمت اور طہارت و پاکیزگی کی علامت تھی، اوراس وقت جبکہ پردہ کے خلاف جنگ جاری ہے، اسی دوران ہم دیکھتے ہیں کہ بے پرداورفاحشہ اور بازاری عورتوں کے لیے دروازے کھولے جارہے ہیں.

لہذا مومن عورتوں سے گزارش ہے کہ وہ صبر کریں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا مال بہت مہنگا ہے، اوروہ دن آنے والا ہے جب اللہ تعالی کا دین باقی سب ادیان پر غالب ہوکررہے گا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کوہدایت اوردین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اسے باقی ادیانوں غالب کردے، چاہے مشرک لوگ اسے برا ہی جانیں}. التوبۃ(33).

اوراللہ سبحانہ وتعالی اپنے معاملہ کو پورا کرنے والا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اس امت کو رشد وہدایت نصیب فرمائے جس میں اطاعت وفرمانبرداری کرنے والوں کو مزید عزت حاصل ہو، معصیت ونافرمانی کرنے والے ذلیل و رسوا ہوں، اورآپ اورباقی سب مسلمان عورتوں کو پردے کا اہتمام کرنے کی توفیق دے، اوربے پردگی اور فحاشی سے محفوظ رکھے.

واللہ اعلم.